احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61
جلد 48-83 نمبر 9 | ہفتہ 11 رمضان ـ 1418ھ 10 صلح 1377ھش 10 جنوری 1998ء

انسان کی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ پر ایمان رکھے اور پھر (کلام الٰہی) پر غور کرے کہ خدا تعالیٰ نے کیا کچھ (کلام الٰہی) میں فرمایا ہے تو وہ شخص دیوانہ وار۔ دنیا کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کا ہو جائے یہ بالکل سچ کہا گیا ہے کہ دنیا روزے چند عاقبت با خداوند۔ اب خدا تعالیٰ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف آنا چاہتا ہے اور فی الواقعہ اس کا دل ایسا نہیں کہ اس نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل سزا ٹھہرتا ہے۔
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 22)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ سے وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا، مگر (عبادت) ادا کرتا ہے اور اشراق تک بھی پڑھتا ہے بلکہ کئی ایک اوراد بھی تجویز کئے ہوئے ہیں، تو وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں ایک وفادار انسان سے کوئی نسبت نہیں رکھتا، کیونکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ابتلاء کے وقت وفاداری نہیں دکھلائے گا۔ جب انسان وفاداری اختیار کرے گا۔ تو سرور لازمی طور پر اس کو حاصل ہو جائے گا۔ جیسا کہ کھانا آتا ہے، تو دستر خوان بھی ساتھ آ جاتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ کاملوں پر بھی بعض قبض کے وقت آ جاتے ہیں، کیونکہ قبض کے وقت انسان کو سرور کی قدر زیادہ ہوتی ہے اور اس کو زیادہ لذت حاصل ہوتی ہے۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 473)

یاد رکھو حقائق اور معارف کا تعلق علوم سے ہے۔ جس قدر معرفت وسیع ہوگی، حقائق کھلتے جائیں گے۔ پس تحقیقات کرتے وقت دل کو بالکل پاک اور صاف کرکے کرے۔ جس قدر دل تعصب اور خود غرضی سے پاک ہوگا، اسی قدر جلد اصل مطلب سمجھ میں آ جائے گا۔ نور اور ظلمت میں جو فرق ہے اسے ایک جاہل سے جاہل انسان بھی جانتا ہے۔ سچی اور صحیح بات ایک ہی ہوتی ہے۔ پس دو لفظوں میں میری ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدھا خط دو نقطوں میں ایک ہی ہوتا ہے۔ یہ امور ہیں جو قابل غور ہیں۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 468)

انسانی پیدائش کی غرض اللہ کا عبد بننا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں ایک بے مثل ہستی ہے اور اس کی صفات میں بھی اس کا کوئی مثیل نہیں۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کا انسان سے تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کی ساری صفات کی حقیقت یہ ہے کہ (-) ہر چیز جو اللہ تعالیٰ کے دست قدرت سے نکلی وہ باطل نہیں ہے۔ کسی مقصد کے بغیر نہیں۔ ایک مقصد ہے ہر پیدائش کا اور جیسا کہ دوسری (-) سے اور کلام الٰہی کے دوسرے مقامات سے ہمیں پتہ لگتا ہے۔ انسان کی پیدائش اس لئے ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا بندہ بنے اور خدا تعالیٰ کا بندہ بننے کے لئے اسے جس چیز کی بھی ضرورت اپنی انفرادی زندگی سے باہر تھی وہ سب ضرورت اللہ تعالیٰ نے مادی چیزوں کی پیدائش اور غیر مادی چیزوں کی پیدائش کے ساتھ پوری کر دی (-) ہم اس اللہ پر ایمان لاتے ہیں جس نے ہمیں اپنا عبد بننے کے لئے پیدا کیا۔ اس لئے پیدا کیا کہ ہماری زندگی میں اس کے رنگ کی۔ اس کے نور کی جھلک ہو اور ہماری صفات پر بھی اس کی صفات کا رنگ چڑھے اور اس عظیم مجاہدہ کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت تھی انسان کو وہ اس نے پیدا کر دی اور اس نے کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی جس سے فائدہ اٹھا کر ہم اپنی زندگی کے اس مقصد کے حصول میں کام نہ لیں۔

تو ایمان باللہ جو ہے یہ انسان اور خدا کے تعلق میں ایک بنیادی حقیقت ہے۔ خدا تعالیٰ کی معرفت کا حاصل کرنا اور یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا عبد بنانے کے لئے ہمیں پیدا کیا اور یہ نہیں کہ اس نے ہمیں یہ تو کہہ دیا کہ میرے عبد بنو میری صفات کا رنگ اپنی خصلتوں پر، اپنے اخلاق پر چڑھاؤ لیکن ایسا کرنے کے سامان پیدا نہیں کئے۔ یہ نہیں بلکہ جب اس نے یہ کہا کہ اے انسان! میرا بندہ بن تو ساتھ ہی اس نے اپنا بندہ بننے کے

باقی صفحہ 7 پر

احمدی طالبہ کیلئے گولڈ میڈل کا اعزاز

○ مکرم محمد محمود طاہر شاہد ایم اے ابلاغیات 20/56 دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔
مکرمہ فارماسسٹ صالحہ رضوان صاحبہ اہلیہ مکرم سکارڈرن لیڈر ڈاکٹر عامر رضوان صاحب لاہور بنت مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ نے مورخہ 29۔دسمبر 1997ء کو بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان کے منعقدہ کانووکیشن میں گورنر پنجاب شاہد حامد سے سال 88-1987ء میں بی فارمیسی میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر گولڈ میڈل حاصل کیا۔
عزیزہ صالحہ رضوان نے بی فارمیسی کے بعد اسی یونیورسٹی سے ایم فل کی ڈگری لینے کا بھی اعزاز حاصل کیا تھا۔ موصوفہ آج کل پنجاب ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری لاہور میں خدمت کر رہی ہیں۔
احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ یہ اعزاز طالبہ اور جماعت کیلئے مبارک کرے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ قدسیہ انور صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد انور صاحب وریا آف 37 جنوبی سرگودھا حال دارالرحمت شرقی ربوہ کا نکاح بہمراہ مکرم مشہود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری منصور احمد صاحب کاہلوں حال کینیڈا مورخہ 12-11-97 کو بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے پڑھا۔ عزیزہ قدسیہ انور مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب (وفات یافتہ) سابق مربی انڈونیشیا کی نواسی ہے۔ احباب سے رشتہ کے جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔
میرے ایک عزیز دوست مکرم بیرسٹر سید عارف ناصر صاحب ایک ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ جماعت برطانیہ کے سرگرم رکن ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے جس سے پرے کوئی خوشی نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

10 صلح 1377 ہش 10 جنوری 1998ء

ترک شر اور افاضۂ خیر

انسان کی جسمانی صحت کی تین حالتیں سامنے آتی ہیں۔ کبھی وہ بیمار ہوتا ہے کبھی صحت سے ہوتا ہے اور اس صحت کو عمومی صحت کہا جاسکتا ہے اور کبھی وہ اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ اسے پہلوان کے نام سے پکارا جاسکتا ہے۔ یہی تین کیفیات روحانی دنیا میں بھی ملتی ہیں۔ کبھی انسان بدی کا مرتکب ہوتا ہے اور کبھی نیکیاں کرتا ہے اور کبھی نیکیاں دوڑ دوڑ کر کرتا ہے۔ گویا کہ بیماری کی حالت، صحت کی حالت' اور صحت کی حالت میں اتنی تندرستی کہ وہ پہلوان نظر آئے۔ جہاں تک بیماری کا تعلق ہے 'جسمانی ہو یا روحانی' اسے ضرور دور کرنا چاہئے۔ جتنی جلدی اس سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکے اتنا ہی بہتر ہے۔ جہاں تک جسمانی یا روحانی صحت اور تندرستی کا تعلق ہے اس کے لئے خاص طور پر کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اور یہ بات ہمیشہ مد نظر رہنی چاہئے کہ جسے ہم نیکی کہتے ہیں اس کے بھی دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان بدی سے بچا ہوا ہو۔ وہ کوشش کرے کہ اس سے کوئی بدی سرزد نہ ہو۔ اور دوسرا یہ کہ وہ بہتری اور خیر کے کام کرے۔ صرف یہ نہیں کہ اس سے شر ظاہر نہ ہو بلکہ یہ کہ اس سے خیر ظاہر ہو۔ شر ظاہر نہ ہونے کی مثال تو یہ ہے کہ آخر سب لوگ چلتے پھرتے ہیں۔ کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتے۔ وہ بھی اپنی جگہ پر ٹھیک ٹھاک ہیں۔ لیکن ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو آگے بڑھ کر دوسروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ اپنا ہاتھ بڑھاتے ہیں کہ مدد کی جائے۔ یہ خیر پہنچانے والی بات ہے۔ اور جب انسان بدی سے بچے اور نیکیاں کرنے لگے تو اسے یہ بات خاص طور پر ذہن میں رکھنی چاہئے کہ حقیقی نیکی یہی ہے کہ دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ اور جب وہ فائدہ پہنچانے لگتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ مزید طاقت دیتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہی بات پسند ہے کہ ہم ایک دوسرے کے کام آئیں۔ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ ایک دوسرے کو نفع پہنچائیں اور جن کاموں کو خدا تعالیٰ پسند کرتا ہے اگر کوئی شخص ان کے کرنے کا ارادہ کرے تو غیب سے اسے طاقت بھی عطا کر دیتا ہے۔

پس آیئے ہم ترک شر کرتے ہوئے افاضۂ خیر میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ جس حد تک ہماری استطاعت ہو ہم افاضۂ خیر میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق کام کرتے ہوئے اس کا قرب حاصل کریں اور اس کی عطا کردہ مدد سے متمتع ہوتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

راجہ غالب نے جو کہا تم سے
تم نے وُہ کچھ نہیں بتایا ہے
جو بتایا ہے وُہ تو ہے کم کم
وُہ بہت کچھ ہے جو چُھپایا ہے
یہ وطیرہ ہے کیا صحافت کا
یہ تو ابلاغ کا صفایا ہے

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(منجانب مجلس انصاراللہ دارالذکر۔ فیصل آباد)

ہم ممبران عاملہ مجلس انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد' تمام اراکین مجلس کی نمائندگی میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر' صدر انجمن احمدیہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی کے سانحہ ارتحال پر اپنے حد درجہ دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ جو دس دسمبر 1997ء بروز بدھ گیارہ بجے قبل دوپہر فضل عمر ہسپتال میں عارضہ دل کے نتیجے میں مشیت ایزدی کے تحت محبوب حقیقی سے جاملے۔

آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ 13 مارچ 1911ء کو پیدا ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے پونے ستاسی سال کی عمر میں عظیم خدمات دینیہ سرانجام دینے کے بعد مالک حقیقی کے پاس حاضر ہو گئے۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وہ بشارات پورا کرنے کا باعث ہوئے جو آپ کو اپنے پسر حضرت مرزا شریف احمد کے بارے میں ہوئی تھیں کہ وہ خلاف توقع لمبی عمر پائے گا۔ اور دوسرا حضرت صاحب کی یہ بشارت بھی اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی کہ "آپ میری جگہ بیٹھیں ہم چلتے ہیں" حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے اپریل 1984ء کو لندن تشریف لے جانے کے بعد یہ حصہ بھی آپ کی ذات میں پورا ہوا جبکہ تمام انتظامی اور بنیادی ذمہ داریاں آپ کے سپرد ہو گئیں۔ جنہیں آپ نے نہایت ذمہ داری اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ نظام امامت سے آپ کا تعلق فقید المثال رہا۔ آپ کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں سب سے لمبا عرصہ بطور ناظر اعلیٰ اور بطور امیر مقامی اور بطور صدر مجلس مشاورت نہایت اہم اور تاریخی خدمات بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ناظر اعلیٰ کے عہدہ جلیلہ پر تقریباً 26 سال فائز رہے۔ اور امام جماعت احمدیہ الثالث اور الرابع کے دور امامت میں 45 مرتبہ امیر مقامی بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس طرح سے یہ عرصہ مجموعی طور پر 17 سال سے زائد بنتا ہے۔

مجلس مشاورت کی صدارت کا اعزاز 1985ء سے 1996ء تک آپ کے پاس رہا۔ اور 1984ء سے حضرت صاحب کے لندن تشریف لے جانے کے بعد سے صدر' صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ پر فائز رہے۔ اس کے علاوہ آپ کو اپنے پہلے دور میں بطور ناظر امور عامہ' ناظر زراعت اور ناظر ضیافت کے عہدوں پر بھی گراں قدر کام کرنے کا موقع ملا۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات میں آپ بطور نائب افسر جلسہ سالانہ کئی سال تک خدمات دینیہ بجا لاتے رہے۔ اس کے علاوہ ذیلی تنظیموں یعنی مجلس انصاراللہ مرکزیہ میں 1956ء تا 1969ء تقریباً 13 سال تک بطور قائد تربیت اور قائد ذہانت و صحت جسمانی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں چار سال 1941ء تا 1945ء بطور مہتمم عمومی اور اور نائب صدر کے طور پر خوش اسلوبی سے خدمات سرانجام دیں۔ علاوہ دینی خدمات کے جسمانی ورزش میں بھی خوب حصہ لیتے بہت اچھے اتھلیٹ تھے۔ روزانہ ورزش اور کسرت بھی آپ کے مشاغل میں شامل تھے۔ آپ کو شکار کا بہت شوق تھا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں عطا فرمائیں۔ جو سب لائق و فائق ہیں۔ اور دینی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ آپ کے صاحبزادے مکرم مرزا مسرور احمد صاحب کو حضرت صاحب نے ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔ ہم ممبران عاملہ فیصل آباد دارالذکر اس صدمہ کے موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اور محترم مرزا مسرور احمد صاحب اور جملہ احباب خانہ سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب خاص سے نوازے اور بلند درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں زعیم اعلیٰ و ممبران مجلس عاملہ انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد شہر (بوساطت زعیم صاحب اعلیٰ انصاراللہ ' دارالذکر فیصل آباد)

OOO

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع خطبہ فرمودہ 10- فروری 1989ء میں فرماتے ہیں۔

بچوں کی یہ جو تازہ کھیپ آنے والی ہے اس میں ہمارے پاس خدا کے فضل سے بہت سا وقت ہے اور اگر اب ہم ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔ اور پھر ہرگز یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہو گئے۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں اور جیسا کہ میں بیان کروں گا بعض تربیتی امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں اور اگر خدانخواستہ وہ سمجھتے ہوں کہ بچہ اپنی افتاد طبع کے لحاظ سے وقف کا اہل نہیں ہے تو ان کو دیانت داری اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کو مطلع کرنا چاہئے کہ میں نے تو اپنی صاف نیت سے خدا کے حضور ایک تحفہ پیش کرنا چاہا تھا مگر بدقسمتی سے بچے میں یہ یہ باتیں ہیں۔ اگر ان کے باوجود جماعت اس کو لینے کے لئے تیار ہے تو میں حاضر ہوں ورنہ اس وقف کو منسوخ کر دیا جائے۔ پس اس طریق پر بڑی سنجیدگی کے ساتھ اب ہمیں آئندہ ان واقفین نو کی تربیت کرنی ہے۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

اب میں بنی نوع سے تعلق رکھنے والی نیکیاں بیان کرتا ہوں۔

1۔ ہمدردی اور خیر خواہی۔ یعنی دل میں بھلائی چاہنا۔ یعنی کسی کے پاس جا کر اسے بتانا کہ مجھے آپ سے ہمدردی ہے۔ اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے ٹوٹی ہوئی ہمتیں بندھ جاتی ہیں۔ وہ انسان کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کو ایک ہزار روپیہ دے دو۔ تو اس سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا جتنا مصیبت کے وقت ہمدردی کے اظہار سے ہوتا ہے۔

2۔ سخاوت یہ ان اعلیٰ درجہ کی نیکیوں میں سے ہے جو دوسروں سے تعلق رکھتی ہیں۔

3۔ تعلیم دینا تعلیم بھی ایسی ہی نیکی ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ لوگوں کو علم پڑھایا جائے۔ لوگوں میں یہ بہت بڑا عیب ہو گیا ہے کہ بغیر کچھ لئے کسی کو نہیں پڑھاتے اور جب میں سنتا ہوں کہ کوئی بغیر کچھ لئے کسی کو پڑھانا نہیں چاہتا تو مجھے بہت صدمہ ہوتا ہے۔ حضرت امام جماعت اول بھی ڈیوٹی مانگنے پر ناراض ہوا کرتے تھے۔ ہر ایک (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ کچھ نہ کچھ مفت ضرور پڑھایا کرے۔ اگر کوئی مدرس ہے تو اسے نوکری کے علاوہ مفت بھی پڑھانا چاہئے۔

4۔ تربیت تربیت بھی ان احسانوں میں سے ایک احسان ہے جو انسان دوسروں پر کر سکتا ہے۔ اس سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہئے۔

5۔ علاج معالجہ یہ بڑا فائدہ پہنچانے کی چیز ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اس کو بڑی قدر کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ایک دفعہ گھر میں حضرت مولوی صاحب کا ذکر آیا تو آپ ان کا نام لے کر دیر تک (اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں) کرتے رہے اور فرمایا مولوی صاحب بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے ایک نعمت ہیں۔ ان کے ذریعے کئی غریبوں کا علاج ہو جاتا ہے۔ علاج تو دوسروں کا ہوتا تھا مگر شکر آپ کر رہے تھے۔

یورپ کے لوگ جو متمدن لوگ ہیں انہوں نے اس قسم کی کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں جن کے ممبر فرسٹ ایڈ سیکھتے ہیں۔ یعنی ابتدائی طریق علاج۔ اگر کسی کو کوئی تکلیف پہنچے۔ یا کوئی حادثہ ہو جائے تو قبل اس کے کہ ڈاکٹر آئے وہ فوری طور پر کچھ نہ کچھ علاج معالجہ کرتے ہیں۔ مگر مجھے افسوس آتا ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس طرح نہیں کرتے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو سب کاموں میں حصہ لینا چاہئے۔ مثلاً کسی کو چوٹ لگے تو اس کی مدد کرنا۔ ڈوبتے کو بچانا۔ مصیبت کے وقت امداد دینا۔ ہر جگہ اس کا انتظام ہونا چاہئے یورپ کے لوگ تو اس قسم کی باتیں محض اپنے نفس کے ماتحت کرتے ہیں۔ پھر کس قدر افسوس ہے کہ اگر (احمدی) خدا تعالیٰ سے سن کر بھی یہ کام نہ کریں۔ مصیبت میں دوسروں کے کام آنا (صاحب ایمان) کی نشانی ہے اور تم کوشش کرو کہ یہ روح تم میں پیدا ہو جائے۔

6۔ کام کاج اسی طرح کام کاج بھی ایسی بات ہے۔ یہ بھی ایک قسم احسان کی ہے اور سخاوت سے علیحدہ ہے۔ اس سے غریبوں کو موانست اور محبت پیدا ہو جاتی ہے اور ان سے تعلق ہوتا ہے۔ ایسے کاموں کو انعام سمجھنا چاہئے جیسے جلسہ کے کام کاج ہیں۔ میں نے اپنے بچے ناصر احمد کو جلسہ کے چھوٹے موٹے کام کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اگرچہ افسروں نے اسے دفتر میں لگا لیا۔ میرے خیال میں اسے مہمانوں کو روٹی کھلانے پر لگانا چاہئے تھا۔ یا اس سے بھی کوئی ادنیٰ کام ہو تو اس پر لگانا تھا۔ پھر وہ ترقی کرتا کرتا آگے بڑھے۔ بہت لوگ ایسے کاموں سے بچتے ہیں مگر ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ ایسے کاموں سے اخلاق پر بہت عمدہ اثر ہوتا ہے اور بہت سی نفس کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ کئی امیر ایسے ہوتے ہیں جو روپیہ تو دے دیتے ہیں لیکن کام کاج کرنے کے لئے اگر کہا جائے تو نہیں کر سکتے۔ پس یہ عادت بھی ڈالو کہ دوسروں کے چھوٹے موٹے کام کر دیا کرو۔ یہ باہم محبت بڑھانے کا بہت عمدہ ذریعہ ہے۔

7۔ مظلوم کی امداد پھر ایک نیکی مظلوم کی امداد ہے بعض ملک اس لئے تباہ ہو گئے کہ ان میں مظلوم کی امداد نہ کی جاتی تھی اور عیسائیوں کی یہ خوبی ہے کہ اگر بادشاہ ظلم کرنے لگے تو اسے روک دیتے ہیں۔

8۔ تہمت کا ذب ایک نیکی یہ بھی ہے کہ تہمت کا ذب کیا جائے یعنی اگر کوئی کسی پر تہمت لگائے تو اس کو رد کر دینا چاہئے یہ بھی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے اور تہمت کی تائید کرنا بڑا گناہ ہے۔ کلام الٰہی میں (صاحب ایمان) کا خاصہ بتایا گیا ہے کہ وہ تہمت کا ذب کرتا ہے اور کہتا ہے.... پس (صاحب ایمان) کو حسن ظنی کرنی چاہئے نہ کہ بدظنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ حسن ظنی کی۔ کہ جو بات کسی نے سنائی اسے مان لیا اور بیان کرنے والے کو جھوٹا نہ سمجھا۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ اس طرح تم نے بدظنی ہی کی۔ جو شخص موجود نہ تھا اس کے خلاف بات سن کر یقین کر لینا بدظنی ہے۔ دیکھو زید نے ایک شخص کی شکایت تمہارے پاس آکر کی۔ اور تمہارے پاس موجود نہیں۔ اب اگر تم زید کی بات سن کر اس پر یقین کر لیتے ہو۔ اور جس کے متعلق وہ بات ہے اس کا بیان نہیں سنتے۔ تو یہ بدظنی ہے اور کسی کا عیب بیان کرنا جرم ہے۔ اس لئے ایسی بات کو مان لینا حسن ظنی نہیں۔ ایسے موقع پر یہی ضروری ہے کہ جس کا جرم تمہارے نزدیک ثابت نہیں۔ اس کو بری سمجھو۔ اور جو کسی کا عیب بیان کرتا ہے اس کا جرم تمہارے نزدیک ثابت ہے۔ پس تہمتوں کو دور کرنا بھی نیکی ہے۔ تم ہمیشہ تہمت کا ذب کرو۔ اس سے حسن ظنی پیدا ہوتی ہے۔

9۔ خوش چہرہ سے ملنا لوگوں سے خوش چہرہ سے ملنا بھی نیکی ہے اور اس کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ (کلام الٰہی) نے بھی اس کو خاص طور پر بیان کیا ہے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مجھ سے مصافحہ کرنے والا میرا ہاتھ مروڑ دیتا ہے مگر میں اس وقت بھی مسکراتا ہوں تاکہ اس کو رنج نہ پہنچے۔ پس یہ ایک ایسی نیکی ہے جس سے دوسری بہت سی نیکیاں پیدا ہوتی ہے اور بہت سی بدیاں دور ہو جاتی ہیں۔

10۔ محبت سے کلام کرنا پھر محبت سے کلام کرنا بھی نیکی ہے۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کسی کا کام تو کر دیں گے مگر محبت سے بات نہیں کر سکیں گے۔ ایسے لوگوں کے لئے محبت سے بات کرنا بھی نیکی ہے۔

برمکی وزیر کے متعلق ایک شخص لکھتا ہے کہ میرے باپ اور اس کے باپ کی باہمی دشمنی تھی۔ مجھے ایک حاجت پیش آئی۔ چونکہ اس کی داد و دہش عام تھی اس لئے میں بھی اس کے پاس گیا اور اپنی حاجت بیان کی۔ وہ نہایت ترش ہو کر اٹھ گیا۔ اور اس نے میری بات بھی نہ پوچھی۔ لیکن میں جب واپس آگیا۔ تو میں نے دیکھا کہ خچریں روپوؤں کی لدی ہوئی اس نے میرے ہاں بھیج دیں۔ ان پر اتنا روپیہ تھا کہ قرضہ اتار کر بھی میرے پاس بچ رہا۔ دیکھو اس نے روپے تو بھیج دیئے اور یہ بڑی نیکی کی مگر اس سے محبت کے ساتھ بات نہ کر سکا اور دینی نقطہ خیال سے اس نے یہ گناہ کیا۔

11۔ دوسروں کے حقوق اور مال کی حفاظت لوگوں کے حقوق اور مال کی حفاظت کرنا بھی نیکی ہے۔ عام لوگ اس میں بھی کوتاہی کرتے ہیں۔ اور اپنی جگہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے تو کوئی گناہ نہیں کیا۔ مثلاً کسی کا کھیت جانور چر رہے ہوں، اگر کھیت والا وہاں نہیں تو اس کی حفاظت کرنا نیکی ہے اور (صاحب ایمان) کا فرض ہے کہ اس وقت خود اس کھیت کا مالک بن جائے اور اس کی حفاظت کرے۔ کیونکہ دراصل مال تو خدا ہی کا ہے۔

12۔ یتامیٰ اور بیواؤں سے سلوک یہ بھی نیکی ہے۔ یتامیٰ سے وہ مراد ہیں جن کے وارث اٹھ گئے ہوں۔ بندے تو سارے خدا ہی کے ہیں۔ اس لئے جو یتیم رہ گیا۔ وہ گویا خدا کے بندوں میں سے ایک بندہ بے نگران ہو کے رہ گیا۔ پھر کیا خدا کے دوسرے بندے کا جو نگرانی کر سکتا ہے۔ یہ فرض نہیں ہے کہ خدا کے اس بندہ کی جو حفاظت کا محتاج ہے حفاظت کرے؟ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک آقا کے کئی نوکر ہوں۔ اور ایک نوکر اونٹ چراتا ہو۔ مگر وہ موجود نہ ہو تو کیا اس وقت دوسرے نوکر کا فرض نہیں ہے کہ آقا کے اونٹ کی حفاظت کرے؟ اس کا فرض ہے کہ وہ یہ نہ سمجھے کہ جس کے سپرد اونٹ تھا۔ اسی کے ذمہ اس کی حفاظت ہے۔ بلکہ وہ اپنا یہ فرض سمجھے کہ اس کی حفاظت کرنی ہے۔ اسی طرح یتامیٰ کی پرورش اور حفاظت ہر ایک (صاحب ایمان) کا فرض ہے اور یہ بڑی نیکی ہے۔ اسی طرح بیوہ عورتوں کی اعانت بھی ضروری ہے۔

○○○

آپ کا خط ملا

○ مکرم و محترم جناب نسیم سیفی صاحب
ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

اللہ غنی ہے اور دست سوال دراز۔ اب کبھی بن مانگے جھولی بھر جاتی ہے۔ کبھی قطرہ زبان تر کرنے کو نہیں ملتا۔ جو مل جائے حاصل حیات ہے۔

قطار میں کھڑے لوگ کم ہو رہے ہیں۔ کبھی آگے جھوم کر لبیک کہتا ہوا غائب ہو جاتا ہے۔ کبھی پیچھے والا چپکے سے کہیں چل دیتا ہے۔ شاید راہ سجھائی دے جاتی ہے۔ یا منزل نظر آ جاتی ہے۔

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر منظوم کلام حاصل نہ ہو سکا۔ شائد جب دل بہت دکھا ہو تو شور ہی ابھرتا ہے۔ شعر سنورتے نہیں۔ ایسا ہی کچھ میرے ساتھ ہوا۔ نذرانے کے لئے جذب و شوق کا ایک آنسو ہی سیلاب ہوتا ہے۔ ٹھہرتا ہے نہ گزرتا ہے۔ الفضل کے حوالے سے ہر ایک کی نظر۔ اظہار افسوس کے لئے۔ یہی "کم سے کم" قبول کیجئے۔

ڈاکٹر فہمیدہ

دو غزلیں سالانہ نمبر کے لئے حسب فرمائش۔

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائشی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ اور ابھی بہت سے مستحق خاندان اس امداد کے انتظار میں ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔

امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کیلئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال مربی سلسلہ

شادی خانہ آبادی

(Marriage)

(Marriage) یا شادی کے لغوی معنی ہیں۔ خوشی۔ مسرت اور جشن۔ مگر اصطلاح عام میں یہ لفظ بیاہ۔ نکاح اور عقد کے معنوں میں بولا جاتا ہے۔ خوشی کے معنوں میں شادی کا لفظ اس لئے استعمال ہوتا ہے کہ ایسے موقع پر ہر کوئی خوشی اور فرحت محسوس کرتا ہوا نظر آتا ہے خصوصاً والدین اور دیگر تمام قریبی رشتہ دار اور دولھا اور دلہن نئی زندگی میں داخل ہونے کے لئے خوشی سے جامے میں پھولے سماتے نظر نہیں آتے۔ ہر کوئی انہیں مبارک باد دینے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس موقع پر باجے۔ شادیانے اور شہنائی کی دھنیں سنائی دیتی ہیں طرح طرح کے پر تکلف کھانے پکائے جاتے ہیں۔ سننے میں آیا ہے کہ پہلے وقتوں میں بارات دلہن کے گاؤں یا شہر میں دو تین دن قیام کرتی تھی۔ پھر واپسی پر دولھا کے والدین اور سرپرست اپنے رشتہ داروں دوستوں اور محلہ داروں کو دعوت ولیمہ میں شریک کرتے تھے۔ غرض جس گھر میں شادی ہو رہی ہوتی ہے وہاں جشن اور خوشی کا نمایاں سماں نظر آتا ہے وہ گھر دوسرے گھروں کی نسبت کئی رنگ کی جھنڈیوں اور مختلف روشن قمقموں کی وجہ سے منفرد دکھائی دیتا ہے۔ گویا یہ لفظ اپنے لغوی اور اصطلاحی معنوں پر پورا اترتا نظر آتا ہے حقیقت بھی یہی ہے کہ ہر کوئی اس مبارک گھڑی کا منتظر رہتا ہے۔

شادی کا طریقہ ہر قوم اور ہر مذہب میں بقائے نسل اور خانگی زندگی کے واسطے زمانہ قدیم سے رائج چلا آرہا ہے۔ دین حق کے ماننے والوں کے نزدیک یہ ایک سراسر مذہبی فریضہ ہے اور جن لوگوں کو طاقت اور قدرت حاصل ہے انہیں شادی اور بیاہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کا نام نکاح رکھا گیا ہے اور اسے عقد نکاح بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں رہبانیت اور مجردانہ زندگی گذارنے سے خاص طور پر ایسے لوگوں کو منع کیا گیا ہے جو نکاح کی طاقت اور قدرت رکھتے ہوں بلکہ تجرد کی زندگی دین حق میں جائز ہی نہیں اور اسے مناسب اور پسندیدہ یا اچھا بھی خیال نہیں کیا جاتا۔ جو شخص غیر شادی شدہ ہو اس کے گھر جانا بھی عمومی طور پر مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ کلام الٰہی میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ کن عورتوں سے نکاح جائز ہے اور کن سے نہیں۔ شادی کفو میں بہتر اور انسب خیال کی گئی ہے۔ یعنی عقیدہ عمر اور پیشہ اور قبیلہ وغیرہ کا اگر لحاظ اور خیال رکھا جائے تو اس شادی کی کامیابی کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ کفو میں ذہنی ہم آہنگی اور باہمی الفت و محبت کا ہونا بھی ضروری امر ہے۔ اس کی تجویز مرد یا عورت کی طرف سے ہو سکتی ہے اور اس میں عمر وغیرہ کی کوئی شرط عائد نہیں کی گئی۔

ملکی قانون میں لڑکی کی عمر کم از کم 18 سال ہونی چاہئے۔ جب لڑکا یا لڑکی بلوغت اور جوانی کی عمر کو پہنچنے لگے یعنی آثار بلوغت نظر آنے لگیں تو والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کے لئے کسی مناسب رشتہ کی تلاش کرنا شروع کر دیں اور دعاؤں و استخارہ کے بعد نیز اطمینان و تسلی کر لینے کے بعد یہ فریضہ توکل علی اللہ سر انجام دے لیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ لڑکے یا لڑکی کی رضامندی کا معلوم کر لینا ضروری ہے۔ ہاں اگر دونوں نابالغ ہوں تو ان کی طرف سے ان کے ولی یا والدین رشتہ کی منظوری دے سکتے ہیں لیکن اس صورت میں بالغ ہونے پر اگر وہ اسے پسند نہ کریں تو نکاح فسخ یا منسوخ ہو سکتا ہے۔

دین حق میں شادی ایک معاہدہ ہے جس کے واسطے میثاق کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے اس میں مرد اور عورت دونوں کی رضامندی ضروری ہے۔ بوقت شادی یا نکاح دونوں کی یہ نیت اور ارادہ ہونا چاہئے کہ معاہدہ مدت العمر کے واسطے ہو رہا ہے خواہ بعد میں کسی وجہ سے یہ نیت بدل جائے نکاح کے وقت ایجاب و قبول۔ مہر کا تعین۔ گواہوں کی موجودگی اور خطبہ کا پڑھا جانا ضروری ہے۔

مختلف مذاہب۔ ممالک اور قبیلوں میں شادی کے طریقے اور رسم و رواج علیحدہ علیحدہ ہیں۔ دین حق میں مرد پر عورت کا مہر بھی لازمی ہے جس کی کوئی مقدار مقرر نہیں البتہ اس کا انحصار حسب طاقت و استطاعت ہے۔ بعض ممالک میں اس کا بھی تعین نہیں کیا جاتا مثلاً گیمبیا میں ایک قبیلہ اپنی بچیوں کو ائمہ کرام اور علماء کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کرتا ہے یعنی مہر کا تعین اور دیگر کوئی شرط عائد نہیں کی جاتی صرف احترام اور ان کے مرتبہ کے پیش نظر ایسا کیا جاتا ہے یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ افریقہ اور عرب کے بعض ممالک میں بیویوں کی بھی کوئی تعداد معین نہیں۔ چیفس جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح کر لیں۔ دیکھا یہی گیا ہے کہ وہ 4 سے لے کر 13 اور 16 تا 20 عورتیں بیک وقت اپنی زوجیت میں رکھتے ہیں۔ اسی طرح وہاں ائمہ بھی چار سے زائد عورتوں سے شادی کرتے ہیں وہ چار سے زائد بیویوں کو لونڈیاں کہتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ دین حق (اسلام) میں ایسا کرنا جائز ہے گویا وہ ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ امر یاد رہے کہ دین حق میں چار شادیوں کی اجازت انصاف اور عدل کے ساتھ مشروط ہے بصورت دیگر ایک سے زائد عورتوں سے شادی کی اجازت نہیں ہے عام لوگ بھی ایک سے چار تک بیویاں رکھتے ہیں اور یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جس مرد کی جتنی زیادہ بیویاں ہوں وہ مالی اور اقتصادی لحاظ سے خوشحال نظر آتا ہے اس کی وجہ غالباً یہی ہے کہ عورتوں نے ہی مارکیٹ اور کھیت میں زیادہ تر کام کرنا ہوتا ہے نیز گھر میں بھی۔ ان کے گھروں کا ماحول اور فضاء مجموعی طور پر خوشگوار اور پرسکون نظر آتی ہے سوکنوں میں لڑائی جھگڑے کا نام و نشان نہیں۔ ان کا سلوک ایک دوسرے کے ساتھ نہایت اچھا ہوتا ہے۔ ویسے پہلی بیوی کا گھر پر کنٹرول ہوتا ہے ہر بیوی باری باری خاوند کا کھانا تیار کرتی ہے اور سب بچوں نے اکٹھے ہی کھانا ہوتا ہے۔۔ میرے خیال میں اگر پاکستانی معاشرہ میں یہ کیفیت اور صورت حال پیدا ہو جائے تو ہر گھر جنت نظیر دکھائی دینے لگے گا۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

شادی کی تقریب یعنی نکاح ویسے تو کسی جگہ بھی پڑھا جا سکتا ہے اس کے لئے کوئی قید اور جگہ مخصوص نہیں ویسے دین حق کا پیروکار اس کے انعقاد کو بیت الحمد میں ترجیح دیتا ہے ہاں شادی کی تقریب گھر۔ شادی ہال اور کسی کھلی جگہ ٹینٹ لگا کر انجام دی جا سکتی ہے ویسے مسلمان مسجد میں ہندو مندر میں عیسائی گرجا گھر۔ یہودی معبد اور سکھ گوردوارہ میں نکاح کی تقریب انجام دینا موجب ثواب اور عقیدۃً بہتر اور مناسب خیال کرتے ہیں۔ مختصراً نکاح کے لئے جگہ کی کوئی شرط نہیں ہے کسی باپردہ جگہ یعنی خیمہ وغیرہ میں پڑھا جا سکتا ہے۔

دین حق نے اس بات کی وضاحت بیان فرمائی ہے کہ کن کن عورتوں سے شادی یا نکاح ہو سکتا ہے اور کن سے نہیں۔ اس ضمن میں اگر اس بات کو ملحوظ اور پیش نظر رکھ لیا جائے کہ خاندان میں کوئی بیماری نسلاً تو چلی نہیں آرہی اگر ایسا ہے تو بہتر ہے کہ خاندان سے شادی باہر کی جائے کیونکہ اس کا اثر اولاد پر بھی پڑے گا اور وہ بیماری اس میں بھی سرایت کر جائے گی تو ایسی صورت میں مناسب یہی ہے کہ خاندان میں شادی نہ کی جائے۔

قانونی شادی جسے Civil Marriage کہا جاتا ہے اس کی ایک شکل یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں ایک مذہب اور ایک ہی مسلک کے ہوں اور دوسری صورت یہ ہے کہ مرد ایک مذہب اور عقیدے کا ہو اور عورت دوسرے مذہب کی۔ مسلمان مرد کا نکاح تو اہل کتاب (یہودی و عیسائی) عورت سے جائز ہے البتہ اگر کسی دوسرے مذہب میں شادی ہو تو نکاح کی رسم ملکی قانون کے تحت عمل میں آتی ہے جو انگریزی میں Civil Marriage کے نام سے موسوم ہے یعنی مسلمان مرد غیر مسلم عورت یا مسلمان عورت غیر مسلم مرد سے شادی کرنا چاہے تو اس کا انعقاد قانونی نوعیت کا ہوتا ہے جس میں ملکی عدالت کے سامنے شادی کی رسم ادا ہوتی ہے۔

(اردو انسائیکلوپیڈیا ص 954)

دین حق میں ہر بالغ مرد اور عورت کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی اور پسند کی شادی کرے۔ چنانچہ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض نوجوان لڑکے اور لڑکیاں والدین کی مرضی اور علم کے بغیر ہی شادی اور نکاح کے ارادہ سے پہلے ہی آپس میں عشق (Court Chip) کرنا شروع کر دیتے ہیں اور نتیجتاً شادی کے کچھ ہی عرصہ یا چند سال بعد بوجہ اپنے وقتی جوش و جذبہ اور خواہش سے بڑھ کر توقعات کے پورا نہ ہو سکنے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ اس قسم کی شادی کو Love Marriage بھی کہا جاتا ہے۔

ایسی شادیوں کا رواج یورپ۔ امریکہ اور افریقہ میں عام ہے اور اگر ان کا تجزیہ کیا جائے تو ناکام شادیوں کی شرح بھی ان براعظموں میں زیادہ ہے۔ میرے خیال میں امریکہ طلاق میں سرفہرست ہے۔ ہاں بات ہو رہی تھی۔ Love Marriage کی شادیوں کی ناکامی کی شرح کی۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ شادی محض وقتی جوش و جذبہ ناتجربہ کاری اور دعاؤں کے بغیر عمل میں آتی ہے لہذا ناکامی اور علیحدگی پر منتج ہوتی ہے۔ اگر کچھ اور تجزیہ کیا جائے تو اس قسم کی شادیاں دونوں خاندانوں کی بدنامی کا بھی باعث بنتی ہیں آئے روز ایسی خبریں اخبارات میں پڑھنے کو ملتی رہتی ہیں۔ میری رائے میں اگر لڑکے اور لڑکی کی رضامندی کے ساتھ ساتھ کلیتہً والدین پر چھوڑ دیا جائے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو نتائج اچھے برآمد ہوں گے۔ اس ضمن میں حضرت بانی سلسلہ کا نمونہ پیش خدمت ہے جو انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے ہر بچے کو رشتہ ازدواج میں منسلک کرنے کے لئے ظاہر فرمایا چنانچہ جب آپ نے اپنے درمیانے صاحبزادے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا نکاح کرنے کا معاملہ شروع کیا تو آپ نے حضرت مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار پشاور کے نام 24۔ اپریل 1902ء کو ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ

"میرے دل میں تھا کہ بشیر احمد اپنے درمیانے لڑکے کے لئے تحریک کروں جس کی عمر دس سال ہے اور صحت اور متانت مزاج اور ہر ایک بات میں اس کے آثار اچھے معلوم ہوتے ہیں اور آپ کی تحریر کے موافق عمریں بھی باہم ملتی ہیں اس لئے یہ خط آپ کو لکھتا ہوں اور میں قریب ایام میں اس بارے میں استخارہ بھی کروں گا اور بصورت رضامندی یہ ضروری ہو گا کہ ہمارے خاندان کے طریق کے موافق آپ لڑکی کو ضروریات علم دین سے مطلع فرماویں اور اس قدر علم ہو کہ کلام الٰہی باترجمہ پڑھ لے عبادت اور روزہ و تزکیہ مال.... کے مسائل سے باخبر ہو اور نیز بآسانی خط لکھ سکے اور پڑھ سکے اور لڑکی کے نام سے مطلع فرماویں اور اس خط کے جواب سے اطلاع بخشیں۔ زیادہ خیریت ہے۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص 230)

اسی طرح حضرت بانی سلسلہ نے اپنے بڑے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے نکاح کے سلسلہ میں اپنے ایک مخلص عقیدت مند حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو اپنی بیٹی رشیدہ کے بارے میں تحریک فرمائی اور لکھا۔

"اس رشتہ پر محمود بھی راضی معلوم ہوتا ہے اور گو ابھی (خدائی خبریں) اس بارے میں کچھ معلوم نہیں جس کے معلوم ہونے کے بارے میں مجھے خواہش ہے تا کوئی کام مرضی الٰہی کے خلاف نہ ہو مگر محمود کی رضامندی کی ایک دلیل اس بات پر ہے کہ یہ امر غالباً واللہ اعلم۔ جناب الٰہی کی رضامندی کے موافق (اللہ نے چاہا تو) ہو گا لہذا آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ کی یہ مرضی ہو اور اس میں کوئی مخالفت نہ ہو جائے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات میں سے

98ء میں اقتصادی بہتری کا امکان نہیں، پالیسی سازوں نے کبھی سبزی بھی نہیں خریدی مسور کی دال کو اب شاہی ہنڈیا کہتے ہیں

یہ کیسا ملک ہے جس نے 50 سال میں صرف گھٹنوں کے بل چلنا سیکھا: بی بی سی

پاکستان انسان ہوتا تو 50 برس کی عمر میں اسے بالغ نظر انسان سمجھا جاتا، گولڈن جوبلی سال ہونے کے باوجود کسی کو بھی ملک میں جشن منانے کی فرصت نہ تھی

ہر زبان پر سوال تھا کہ جشن کس بات کا منائیں، جواب کسی کے پاس نہ تھا، جھنڈے لہرائے، ترانے گائے گئے اگلی صدی میں کسی کو گولڈن جوبلی یاد بھی [illegible]

97ء پاکستان کیلئے اہم اور مشکل سال تھا، انتخابات میں کامیابی پر نواز شریف کے بیانات کی عوام میں بڑی پذیرائی ہوئی بھارت سے مذاکرات کا فیصلہ زیادہ اہم تھا

نواز شریف نے بھارت سے مذاکرات کیلئے سمجھوتہ کیا، اسمبلیاں توڑنے کا صدارتی اختیار ختم ہوا، بھٹو خاندان کے سوئس اکاؤنٹس کا انکشاف بڑا دھماکہ تھا

مہنگائی، بے روزگاری میں اضافہ ہوا، بھارت سے مذاکرات میں بھی رکاوٹیں کھڑی ہو گئیں ملک ایسے آئینی بحران کی لپیٹ میں آیا جس کی مثال نہیں ملتی

چیف جسٹس کے ساتھ تنازع پر [illegible] کیخلاف ہوئے، نومبر میں صورتحال اتنی خراب ہوئی کہ حکومت کے حامیوں نے سپریم کورٹ پر حملہ [illegible]

بحران کے دوران مارشل لاء کی بازگشت بھی سنائی دی لیکن ججوں نے چیف جسٹس کیخلاف بغاوت کر دی، جسٹس [illegible] نے فیصلہ دیا تو حکومت نے اعلان جنگ کر دیا

رفیق تارڑ کو صدارتی امیدوار [illegible] شریف نے ذاتی پسند کو پارٹی پر حاوی کر دیا وزیراعظم کو مزید 10 سال اقتدار کا یقین ہے

وزیر خزانہ بجٹ بنانے گئے تو شہریوں نے کہا ہمارے گھر کا بجٹ بھی بنا دیں، 97ء میں عوام کو صحیح معنوں میں آٹے دال کا بھاؤ اچھی طرح معلوم ہو گیا

حکومت نے پاپ میوزک پر پابندی لگا دی، اکیسویں صدی میں صرف یہ یاد رہے گا کہ مزاروں سے محلوں میں موسیقی پہنچانے والے نصرت 97ء میں چل [illegible]

97ء کے آغاز میں پاکستان کو نیا وزیراعظم اور آخری دن نیا صدر مل گیا، اگر جمہوریت انتخابات کا نام ہوتی تو پاکستان دنیا کا سب سے جمہوری ملک ہوتا

لندن (مانیٹرنگ ڈیسک) جب اکیسویں صدی میں رہنے والے لوگ پیچھے مڑ کر دیکھیں تو انہیں شاید یہ یاد بھی نہ رہے کہ 97ء پاکستان کا گولڈن جوبلی سال تھا اس ملک میں جاری سیاسی ہنگامہ خیزیوں میں کسی کو جشن منانے کی فرصت نہ تھی' جھنڈے لہرائے گئے ترانے گائے گئے' کرکٹ کے میچ اور پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس ہوئے لیکن ہر ایک کی زبان پر یہی سوال سنائی دیا کہ جشن منائیں کس بات کا۔ بی بی سی کے مطابق اگر پاکستان ایک انسان ہوتا تو پچاس سال کی عمر تک پہنچنے پر توقع کی جاتی کہ وہ بزرگی کی حد پر کھڑا ایک بالغ نظر انسان ہو گا یہ کیسا ملک ہے کہ جس نے پچاس سال میں صرف گھٹنوں کے بل چلنا سیکھا ہے' ایسے موقعوں پر ایسے سوال اٹھنا غیر معمولی بات نہیں ہے لیکن پیچھے مڑ کر 97ء کی طرف دیکھیں تو سوالات ہی سوالات نظر آئیں گے جن کا جواب کسی کے پاس نہیں۔ بی بی سی کے مطابق پاکستان کے لئے 97ء کئی لحاظ سے اہم اور مشکل رہا اس سال آزادی کی گولڈن جوبلی منائی گئی سال کا آغاز انتخابات کی سرگرمیوں سے شروع ہوا' پیپلز پارٹی کی رہنما بے نظیر بھٹو یہ کہہ کر اپنی انتخابی مہم چلا رہی تھیں کہ عوام کی حکومت کس نے چوری کی اور کس نے عوام کی امیدیں چوری کیں۔ دوسری جانب نواز شریف مسلم لیگ کی قیادت کرتے ہوئے اقتدار میں آنے کی تیاریاں کرتے رہے اور کہتے رہے کہ میں تین فروری کے بعد اقتدار میں آؤں گا اور جنہوں نے بے ایمانی کر کے ناجائز جائیدادیں بنائی ہیں ان کی جائیدادیں بیچ کر پاکستان کے قرضے اتاروں گا اس کے علاوہ فروری کی انتخابی مہم میں کرکٹ کی دنیا کے مشہور ستارے عمران خان بھی دونوں بڑی جماعتوں پر تنقید کرتے ہوئے انہیں للکار رہے تھے۔ اس الیکشن مہم میں ان کی برطانوی نژاد بیوی جمائما بھی ساتھ ساتھ رہیں۔ سابق حکومت کی ناکام اقتصادی پالیسیوں کے باعث پیپلز پارٹی کے جیتنے کا کوئی امکان نہ تھا اور عمران خان اپنی تحریک انصاف کے ساتھ بری طرح ناکام رہے اور مسلم لیگ اور اس کے اتحادی بھاری اکثریت سے انتخابات جیت گئے۔ وزیراعظم نواز شریف نے حکومت کا آغاز ایسے بیانات اور پالیسیوں سے کیا جن کی لوگوں میں بڑی پذیرائی ہوئی۔ اس میں سے ان کی سب سے مقبول مہم عوامی چندے سے غیر ملکی قرض اتارنے کی مہم تھی اس کے علاوہ حکومت کے پہلے مہینے میں انہوں نے ٹیلی فون پر لوگوں سے براہ راست شکایات بھی وصول کرنا شروع کیں۔ عوامی سطح پر چلائی جانے والی ان سکیموں کے علاوہ نواز شریف کا یہ فیصلہ اہم تھا کہ بھارت کے ساتھ مسائل کے حل کے لئے مذاکرات کا آغاز کیا جائے اس سال کے دوران انہوں نے نہ صرف بھارت کے وزیراعظم اندر کمار گجرال سے کئی بار ملاقات کی بلکہ ان کی کوششوں سے ہی دونوں ملکوں کے درمیان خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر باقاعدہ مذاکرات شروع ہوئے اور بات چیت کو بامقصد بنانے کے لئے سمجھوتہ بھی طے پایا نواز شریف نے آئین میں تیرھویں ترمیم منظور کرا کے صدر کا اسمبلیاں توڑنے کا صوابدیدی اختیار ختم کر ڈالا ادھر بے نظیر بھٹو کے شوہر آصف زرداری اس تمام عرصے کے دوران جیل میں رہے اور سابق وزیراعظم اور ان کے شوہر کے خلاف بدعنوانی میں ملوث ہونے پر ایک بڑی مہم شروع ہوئی۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑا دھماکہ بھٹو خاندان کے سوئس بینک اکاؤنٹس کا تھا جو حکومت کی درخواست پر منجمد کر دیئے گئے۔ پھر حکومت کے لئے نئے مسائل نے جنم لیا ملک میں مہنگائی اور بے روزگاری میں اضافہ ہوا اور بھارت سے مذاکرات میں بھی رکاوٹیں کھڑی ہو گئیں پھر ملک آئینی طور پر ایسے شدید آئینی بحران کی لپیٹ میں آیا جس کی حالیہ برسوں میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ نئے ججوں کی تقرری کے تنازعہ سے لے کر توہین عدالت کے معاملے تک سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور وزیراعظم نواز شریف کے درمیان نہ ختم ہونے والے تنازعہ کا آغاز تھا اس معاملے میں صدر فاروق لغاری

باقی صفحہ 7 پر

○

تھا گھرے پانیوں میں رواں سیپ کا سفر
میں اتھلے پانیوں میں گھر ڈھونڈتی رہی

کتنی گریز پا تھی سدا سوچتی رہی!!
دستک کے واسطے کوئی در ڈھونڈتی رہی

مشکل بہت لگا تھا مجھے ذات کا سفر
بس سایہ دار ایک شجر ڈھونڈتی رہی

معلوم تھا کہ مجھ کو بھی جانا ہے ایک دن
زنجیر پا بھی رختِ سفر ڈھونڈتی رہی

خود کو تلاش کر نہ سکی عمر بھر کہ میں!
تیری تلاش میں ترا گھر ڈھونڈتی رہی

ساحل کی ہر لہر نے ڈرایا کچھ اس طرح
گھرے سمندروں میں بھنور ڈھونڈتی رہی

آنسو سجائے آنکھ میں۔ میں بھاگتی رہی
دیوانہ وار خاک بہ سر ڈھونڈتی رہی

چلتی رہی تھی میں تو ثواب و گناہ کے بیچ
رستوں میں جنّتوں کا ثمر ڈھونڈتی رہی

وہ یار تو بسا تھا مرے دل کے آس پاس
عظمتؔ جسے میں شام و سحر ڈھونڈتی رہی

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق کو تیل فروخت کرنے کی دوبارہ اجازت

1996ء میں عراق کو یہ اجازت دی گئی تھی کہ وہ چھ ماہ میں دو ارب ڈالر کا تیل فروخت کر سکتا ہے اور اس رقم سے خوراک اور ادویات منگوا سکتا ہے۔ اس معاہدہ پر عمل شروع ہوا تو کچھ دیر کے بعد عراق نے از خود اس پر عمل در آمد یہ کہہ کر روک دیا کہ امریکہ اس پر عمل در آمد میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ تاہم اب دوبارہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے تیل کے بدلے خوراک کے اس خصوصی پروگرام کے تحت عراق میں خوراک کی ترسیل کے اس نئے منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔ سیکرٹری جنرل نے یہ سکیم سلامتی کونسل میں پیش کر دی ہے۔

1990ء میں کویت پر حملہ کرنے کے بعد عراق پر اقوام متحدہ نے امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے دباؤ پر جو اقتصادی پابندیاں عائد کی تھیں انہوں نے عراق کو شدید اقتصادی مشکلات میں مبتلا کر دیا۔ ان پابندیوں میں سب سے سخت پابندی یہ تھی کہ عراق اپنے تیل کو بھی فروخت نہیں کر سکے گا۔ اس طرح عراق پر اپنے ملک کے لئے کمائی کا راستہ بند کر دیا گیا۔ جس طرح کسی کو قید کی سزا دی جائے تو وہ اپنے روزگار سے بھی محروم ہو جاتا ہے اسی طرح گویا سارے عراق کو قید کر دیا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد عراق کے لئے کوششیں کی گئیں کہ اس کو پوری طرح نہ سہی تو جزوی طور پر تیل فروخت کرنے کی اجازت دے دی جائے تاکہ وہ اپنے عوام کے لئے خوراک اور ادویات حاصل کر سکے۔ کئی سال کی جدوجہد اس میں صرف ہوئی۔ امریکہ نے اس معاہدے کی مخالفت کی۔ راہ میں روڑے اٹکائے تاخیری حربے استعمال کئے۔ آخر عالمی دباؤ پر محض جزوی طور پر تیل فروخت کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ ترکی نے عراق کے تیل کی جو پائپ لائنیں بند کر رکھی تھیں ان کو کھولا گیا۔ چھ سات سال سے جو تیل ان پائپ لائنوں میں رکا پڑا تھا اس کو دوبارہ حرکت دی گئی اور اس طرح سے تیل بر آمد ہونا شروع ہوا۔ لیکن اس معاہدے پر عمل در آمد میں امریکہ نے پھر سے رکاوٹیں ڈالنی شروع کیں تو عراق نے احتجاجی طور پر تیل کی بر آمد روک دی۔

جو کمیٹی ان انتظامات کی ذمہ دار ہے اس میں اقوام متحدہ کے پندرہ رکن ممالک شامل ہیں۔ امریکہ نے عراق کے بیشتر الزامات کو مسترد کر دیا۔ جس میں ایک تازہ الزام بچوں کے لئے دودھ کے سودے کے بارے میں ہے۔ عراق نے الزام لگایا ہے کہ اس سودے میں امریکہ نے رکاوٹ ڈالی ہے۔ امریکی سفیر نے اس الزام کو بلا جواز قرار دیا ہے۔ امریکی سفیر نے کہا ہے کہ کل سولہ سو ٹھیکے پیش کئے گئے تھے جن میں سے 95 کی منظوری دی گئی۔ یہ سب خوراک اور ادویات کے ٹھیکے ہیں۔ امریکی سفیر نے کہا کہ دودھ کے بارے میں عراق کا الزام بالکل غلط ہے اس سودے کو بائیس دسمبر کو کمیٹی کے سامنے پیش کیا گیا اور دو روز کے بعد اس کی منظوری دے دی گئی۔ البتہ امریکہ اس بارے میں بڑی احتیاط کر رہا ہے کہ انسانی ضروریات کو پوری کرنے والی جن اشیاء کے بارے میں عراق مطالبہ کرتا ہے' کہیں ان اشیاء کو ان لیبارٹریوں میں نہ روانہ کر دیا جائے جہاں ان سے ممنوعہ ہتھیار بنا رہا ہے۔

عراقی عہدیداروں نے کہا ہے کہ جوں ہی ترسیل کی منظوری دی جائے گی وہ تیل کی فروخت دوبارہ شروع کر دیں گے۔

○○○

بھارت میں فوج میں کمی کا فیصلہ

پاکستان اور بھارت میں فوج میں کمی کرنے کی باتیں ہوتی رہتی ہیں مگر دونوں ملکوں میں یہ تجویز کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکی۔ اب بھارت کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس نے اپنی فوج کی تعداد میں کمی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بھارتی حکومت یہ کمی 2000 کے آخر تک کرے گی۔ شاید اس کا ایک مقصد یہ ہے کہ 21 ویں صدی میں بھارت اپنی بھاری بھر کم فوج میں کمی کا پیغام لے کر داخل ہو۔

بتایا گیا ہے کہ بھارت کی فوج میں 50 ہزار سے زائد فوجیوں کی کمی کر دی جائے گی تاکہ وسائل کو صحیح طریقے سے استعمال کیا جا سکے۔ بھارت کی دفاعی افواج میں اس کمی سے بھارت کی فوج پانچ سو کروڑ روپے سالانہ بچا لے گی۔ پانچ سو کروڑ کا مطلب ہے 5۔ ارب روپے۔

دفاعی ماہرین کے مطابق مقبوضہ کشمیر اور شمالی مشرقی ریاستوں آسام ناگالینڈ تری پورہ اور منی پور کے علاوہ دیگر کئی ریاستوں میں' بھارت کو علیحدگی پسند تحریکوں کو دبانے کے لئے بھاری رقوم صرف کرنا پڑ رہی ہیں۔ اس سے یہ صورت حال سامنے آئی ہے۔

ادھر بھارتی فوج کے ذرائع نے اس کمی پر شدید اعتراضات کئے ہیں۔ بھارت کی مرکزی کابینہ نے فوج کو یقین دہانی کرائی ہے کہ بچائی جانے والی رقم کو ترقیاتی اخراجات میں صرف کرنے کی بجائے فوج ہی کی مد میں صرف کیا جائے گا۔ اس وقت بھارت کے دفاعی بجٹ میں سے 55 فیصد فوجی اہلکاروں کی تنخواہوں اور مراعات پر صرف ہو رہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق فوج کے ایک اہلکار پر ہر تقریباً ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے سالانہ خرچ ہو رہے ہیں بھارت کے پاس اس وقت ساڑھے دس لاکھ کی تعداد میں باقاعدہ فوج موجود ہے۔ جبکہ 45 ہزار افسروں سمیت کل فوج کی تعداد گیارہ لاکھ ہو جاتی ہے۔

اس فوج کی 36 بٹالینوں کے 43 ہزار سے زائد اہلکار شرقی بھارت میں علیحدگی پسندوں سے جنگ میں مصروف ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں برسر پیکار فوجیوں کی تعداد 6 لاکھ بتائی جاتی ہے بھارتی فوج کو اس وقت بھی تیرہ ہزار مزید افسران درکار ہیں۔ کیونکہ فوج کے سینکڑوں افسران مقبوضہ کشمیر اور دیگر علاقوں میں علیحدگی پسندوں کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں۔

○○○

سید ظہور احمد شاہ

فرسٹ ایڈ

گھروں میں بعض دفعہ کوئی فیملی ممبر یکایک کسی وجہ سے بہت زیادہ بیمار ہو جاتا ہے کہ اسے فوری طور پر طبی امداد کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ یکایک پیٹ میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ درد اس قدر کربناک ہوتا ہے کہ مریض کی جان پر بن آتی ہے۔ بلاشبہ ایک ڈاکٹر ہی یہ تشخیص کر سکتا ہے کہ اس کا پیٹ درد کس وجہ سے ہے یا کسی قسم کا ہے۔ ہو سکتا ہے اس پر قولنج کا حملہ ہو یا پھر اپنڈے سائٹس بھی اس درد کی وجہ ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ کسی کو گرنے سے چوٹ آجائے اس کے نتیجہ میں موچ بھی آسکتی ہے یا گہرا زخم ہو سکتا ہے یا خدانخواستہ اس کی کوئی بازو یا ٹانگ کی ہڈی بھی ٹوٹ سکتی ہے۔ اب گھر میں تو کوئی اس کا علاج نہیں کیا جا سکتا اسے بہرحال ڈاکٹر کے پاس لے جانا ہو گا یا ہسپتال کی ایمرجنسی میں پہنچایا جائے گا۔ لیکن بعض اوقات مریض کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ اگر فوری طور پر اس کو فوری طبی امداد نہ ملے تو اس کے لئے یہ زندگی اور موت کا مسئلہ بن سکتا ہے۔ اور مریض کے لئے ڈاکٹر یا ایمبولنس کے آنے تک کا وقفہ بہت اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ اس لئے ایسی حالت میں آپ اس کے لئے کیا کرتے ہیں یا کیا نہیں کرتے ہیں یہ بات زندگی اور موت کا فیصلہ کرتی ہے۔

ایسی حالت میں اگر آپ کو فرسٹ ایڈ کے بعض بنیادی اصولوں اور طریقوں کا کچھ علم ہو تو یہ بات بہت فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ فرسٹ ایڈ کا جاننا آپ کے لئے آپ کے خاندان کے ممبرز کے لئے اور آپ کے ہمسایوں کے لئے بہت ضروری ہے۔ اور اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے۔ فرسٹ ایڈ ان سادہ طریقوں اور چھوٹے چھوٹے علاجوں پر مشتمل ہوتی ہے جس کو ہر کوئی آسانی سے جان سکتا ہے اور سیکھ سکتا ہے اور بوقت ضرورت ان کو استعمال کر کے کسی انسانی زندگی کو بچا سکتا ہے۔

ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ان طریقوں اور علاجوں کو کسی ایمرجنسی میں فوراً اور عقلمندی سے استعمال کیا جائے۔ اس سلسلے میں ضروری اشیاء اور دواؤں کا ایک بکس بنا کر بھی گھر میں رکھا جا سکتا ہے۔ اور ہر قسم کی ایمرجنسی کے لئے ضروری ہدایات کا ایک کتابچہ بنا کر گھر میں ایسی جگہ رکھا جا سکتا ہے جہاں وہ فوری طور پر اور آسانی سے دستیاب ہو۔ اس سلسلے میں آپ کے فیملی ڈاکٹر۔ ہسپتال یا کسی قریبی ایمبولنس مہیا کرنے والے ادارے کے فون نمبرز بھی ہمیشہ احتیاط سے اور واضح طور پر لکھ کر فون کے قریب رکھے جا سکتے ہیں تاکہ بوقت ضرورت اس سلسلے میں کسی قسم کی پریشانی اور دیر نہ ہو اور مریض کو فرسٹ ایڈ مہیا کرنے کے بعد فوری طور پر ڈاکٹر کے پاس یا ہسپتال لے جایا جا سکے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

جس کے مقابل پر سب ارادے کالعدم ہو جاتے ہیں تو اس صورت میں اور اس شرط سے آپ تیار اور مستعد رہیں کہ جب آپ کو مسنون طور پر نکاح کے لئے لکھا جائے۔ چند ہفتہ تک استخارہ کریں کہ ہر ایک کام جو استخارہ اور خدا تعالیٰ کی مرضی سے کیا جاتا ہے وہ بحالیکہ مبارک ہوتا ہے دوسرے میرا ارادہ ہے کہ (۔) بدعت اور بے ہودہ مصارف اور لغو رسوم اس نکاح میں نہ ہوں بلکہ ایسے سیدھے سادھے طریق پر (۔) نکاح ہو جاوے تا موجب برکات ہو۔"

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 231)

حضرت بانی سلسلہ کے تیسرے بیٹے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح ان حالات میں ہوا جن کا تذکرہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے یوں کیا ہے آپ لکھتے ہیں۔

"حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی دوسری بیوی محترمہ امتہ الحمید بیگم صاحبہ کا 27۔ اکتوبر 1906ء کو انتقال ہوا تھا ان کی وفات کے بعد حضرت نواب صاحب اپنی اکلوتی بیٹی بو زینب بیگم صاحبہ کی شادی کے متعلق بہت متفکر تھے خود حضرت بانی سلسلہ کو بھی اس معاملہ میں بہت خیال تھا اور اکثر فکر کے ساتھ اس کا گھر میں ذکر فرمایا کرتے تھے ایک روز حضرت بانی سلسلہ کو اس طرف خاص توجہ پیدا ہو گئی تو آپ نے صاحبزادہ مرزا شریف احمد کے متعلق حضرت نواب صاحب کو پیغام دیا جسے انہوں نے بسرو چشم قبول کر لیا۔"... اور فرمایا۔ "اگر شریف احمد ٹھیکرا لے کر گلیوں میں بھیک مانگ رہا ہوتا اور دوسری جانب ایک بادشاہ رشتہ کا خواستگار ہوتا تب بھی میں شریف احمد ہی کو بیٹی دیتا۔"

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 484)

اسی طرح حضرت بانی سلسلہ نے اپنی بیٹی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا رشتہ خود طے کیا (رخصتانہ وفات کے بعد ہوا) اور ان کا مہر زیادہ پسند نہ فرمایا بلکہ نواب صاحب موصوف کی جائیداد میں دینی لحاظ سے جتنا حصہ موصوفہ کا متعین ہوتا تھا اسی کے مطابق مہر تجویز کر دیا گیا۔ رخصتانہ کے متعلق حضرت نواب صاحب کا بیان ہے کہ

"رخصتانہ نہایت سیدھی سادھی طرز سے ہوا۔ مبارکہ بیگم صاحبہ کے آنے سے پہلے مجھ کو حضرت (اماں جان) نے فہرست جہیز بھیج دی اور دو بجے (14 مارچ 1909ء) حضرت اماں جان مبارکہ بیگم صاحبہ کو اپنے ساتھ لے کر میرے مکان پر ان سیڑھیوں کے راستہ سے جو میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکان اور حضرت بانی سلسلہ کے مکان کو ملحق کرتی تھیں تشریف لائیں۔ میں چونکہ (بیت) میں تھا اس لئے ان کو بہت انتظار کرنا پڑا اور جب بعد عبادت میں آیا تو مجھ کو بلا کر مبارکہ بیگم صاحبہ کو بایں الفاظ نہایت بھری آواز سے کہا کہ "میں یتیم بیٹی کو تمہارے سپرد کرتی ہوں" اس کے بعد ان کا دل بھر آیا اور فوراً اسلام (۔) کر کے تشریف لے گئیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 525)

ان تحریرات اور حوالہ جات سے درج ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں کہ

(1) لڑکے اور لڑکی کے رشتہ کا معاملہ ان کی مرضی کے ساتھ ساتھ والدین پر چھوڑا جائے۔

(2) والدین کبھی بھی اپنی اولاد کا برا نہیں سوچتے اور نہ چاہتے ہیں بلکہ ہمیشہ ان کی بہتری کا خیال رکھتے ہیں۔

(3) نکاح اور شادی کی تقریب سیدھی سادھی طرز پر انجام دی جائے۔ اس ضمن میں دینی احکام کو مد نظر رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

(4) ہر قسم کی لغو رسوم۔ بے جا مصارف سے اجتناب کیا جائے۔

(5) حسب استطاعت مہر کا تعین کیا جائے نہ کہ دکھاوے کی خاطر استطاعت سے کہیں زیادہ۔

(6) لڑکی اور لڑکے کے انتخاب میں دین اور تقویٰ اللہ کو دوسرے امور پر فوقیت اور ترجیح دی جائے۔

(7) جہیز کے سامان کی نمائش نہ کی جائے۔

(8) شادی اور نکاح کے موقع پر سادہ طریقے پر دعوت طعام دی جائے۔

(9) شادی اور نکاح کے لئے کسی ذات پات کا خیال نہ رکھا جائے بلکہ مذہب اور عقیدہ کو ترجیح اور فوقیت دی جائے۔ اگر دیگر باتیں مثلاً اچھا خاندان دولت مند رشتہ مل جائے تو بہتر ہے۔

(10) چونکہ یہ ایک نازک معاملہ ہے لہٰذا اسے سرانجام دیتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں سے کبھی بھی لاپرواہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہر قدم پر اس کی مدد۔ نصرت کا خواستگار رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام والدین کو اپنی اولاد کا بہتر مستقبل بنانے کی توفیق دے اور یہ بات صرف ایک اچھے رفیق زندگی سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ آمین۔

000

اور مستعفی ہو گئے۔ بی بی سی کے مطابق یہ وزیر اعظم نواز شریف کی بڑی جیت تھی اب وہ اتنے طاقتور بن کر سامنے آئے تھے کہ کچھ لوگوں کو ملک میں فسطائیت کا گمان ہونے لگا اس پر وزیر اعظم نے اس کی سختی سے تردید کی۔ لیکن پھر صدارتی امیدوار کے طور پر رفیق تارڑ کو پیش کر کے انہوں نے ذاتی پسند کو پارٹی کی عمومی سوچ پر حاوی کر دیا۔ نواز شریف کو اب یقین ہے کہ ان کی حکومت اس قدر مستحکم ہے کہ وہ پانچ سال تو کیا اگلے دس سال تک اقتدار میں رہ سکتی ہے۔ بی بی سی کے مطابق کچھ حد تک یہ بات درست بھی دکھائی دیتی ہے لیکن گزشتہ چند مہینوں میں اچانک بحرانی کیفیت پیدا ہوئی۔ کم ہی لوگ اس پر یقین کرتے ہوں گے ادھر وزیر اعظم نواز شریف کی حکومت جب برسراقتدار آئی تو اس کے منشور میں سرفہرست اقتصادی اصلاحات تھیں۔ آزاد منڈی کی معیشت کے زمانے میں جب سارے نظریات دم توڑ رہے ہیں۔ لوگوں نے ایک صنعت کار سیاست دان کو اس امید کے ساتھ منتخب کیا کہ وہ ملک کے حالات اتنے بہتر بنا سکتا ہے اور وہ یقیناً اقتصادی پالیسیاں بنائے گا جس سے ملک کے محنت کش عوام کا بھی بھلا ہو گا 1997ء کے دوران حکومت کی اقتصادی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے بی بی سی نے کہا کہ اس سال اقتصادی صورت حال میں مجموعی طور پر ملا جلا رجحان رہا پاکستانی معیشت میں قدرے بہتری کے آثار پیدا ہوئے صنعتی شعبہ گزشتہ چند سالوں کی ناموافق اقتصادی صورتحال کے سبب بڑا متاثر ہوا اس سال بھی اس میں زیادہ بہتری کے آثار نظر نہیں آتے 1997ء کا آغاز ایک ایسے موقع پر ہوا جب ملک میں قائم نگران حکومت۔ نئے انتخابات کی تیاریوں میں مصروف تھی انتخابات کے نتیجے میں برسراقتدار آنے والی مسلم لیگ کی حکومت نے بڑے پیمانے پر اقتصادی اصلاحات متعارف کرائیں ٹیکسوں کی شرحیں کم کی گئیں زرعی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا۔ بنکنگ کا شعبہ جو اقتصادی زبوں حالی کا شکار ہے اس کے لئے بھی اقدامات کئے گئے سرکاری شعبے کے اخراجات کم کرنے کے لئے ملازمین کو کم کرنے کا فیصلہ بھی ہوا ماہرین اقتصادی بحالی کے اس پروگرام کو مثبت اور جرات مندانہ قرار دیتے ہیں ان اقدامات کے نتیجے میں ہی بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے پاکستان کے لئے نئے قرضوں کا اجرا ہوا۔ تاہم تازہ اعدادو شمار کے مطابق ان اصلاحات سے زیادہ حوصلہ افزاء نتائج برآمد نہیں ہوسکے۔ بی بی سی کے مطابق یہ بات درست ہے کہ حکومت کے ایوانوں میں بیٹھ کر پالیسیاں بنانے والوں نے کبھی بازار سے جا کر اپنی سبزی نہیں خریدی ابھی فقط چھ ماہ قبل مسور کی دال بیس روپے میں ایک کلوگرام بکا کرتی تھی اب چالیس روپے میں بک رہی ہے۔ یہی دال جسے غریب پرور بچہ پال کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ اب اسے شاہی ہنڈیا کہا جاتا ہے اسی طرح کریانہ کی دکانوں پر گھی جو چھ ماہ قبل 36 روپے بکا کرتا تھا اب 44 روپے فی کلو ہے سرسوں کا تیل چالیس سے 48 روپے بکتا ہے کالی مرچ کا استعمال اب بڑی عیاشی سمجھی جاتی ہے اور یہ بھی کلوگرام 170 سے 370 تک جا پہنچی ہے نچلے اور متوسط طبقے کا جمعہ کے جمعہ گوشت کھانا ماضی کی بات ہو گئی ہے اگر روٹی نہیں تو کیک کیوں نہیں کھاتے صدیوں قبل فرانس کی ملکہ کا کہا ہوا یہ جملہ اس برس ان دنوں بہت لوگوں کے گھروں میں سنا گیا جہاں آٹے اور گندم کی قلت ہوئی۔ اسی برس لوگوں کو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقت میں آٹے دال کا بھاؤ معلوم نہیں بلکہ اچھی طرح معلوم ہوا۔ 1997ء میں پاکستان کی حکومت نے نوجوان نسل کو سدھانے کے لئے سرکاری ٹیلی ویژن پر پاپ میوزک پر بھی پابندی لگا دی لیکن اکیسویں صدی میں لوگوں کو کچھ یاد رہے گا تو وہ یہ کہ موسیقی کو سروں سے نکال کر شہروں اور محلوں میں پہنچانے والے نصرت فتح علی خان اس سال انتقال کر گئے۔

(بشکریہ روزنامہ پاکستان 2 جنوری 1998)

000

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام حسین صاحب کارکن جامعہ احمدیہ بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بھی بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اظہار تشکر

○ مکرم محمد اعظم صاحب سمبڑیال حال لندن اپنی اہلیہ صاحبہ کی وفات پر تمام تعزیت کنندگان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

دعا برائے نعم البدل

○ عزیزہ عطیہ الحی عائشہ بنت مکرم اسلام شمس مرزا صاحب مربی ضلع بہاولنگر، عمر ڈیڑھ ماہ 24-دسمبر 1997ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئی۔ بہاولنگر میں ہی جنازہ اور تدفین ہوئی۔ مکرم مربی صاحب کی یہ اکلوتی بیٹی تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور نعم البدل سے نوازے۔

پتہ درکار ہے

- ملک مبشر احمد صاحب ابن مکرم ملک عبدالرحمان صاحب D25/4 ملیر توسیعی کالونی کراچی 75080

. جس کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو براہ کرم سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم انعام اشعر صاحب بابت ترکہ مکرم فضل الٰہی خان صاحب)

مکرم انعام اشعر صاحب معرفت مکرم چوہدری مجید احمد صاحب ساکن مکان نمبر 11/17 دار الرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم فضل الٰہی خان صاحب (ولد مکرم حکیم کرم الٰہی خان صاحب) بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انہوں نے مندرجہ ذیل جائیداد بطور ترکہ چھوڑی ہے۔

۱۔ قطعہ نمبر 37/22 دار الیمن ربوہ رقبہ 10 مرلے

۲۔ قطعہ نمبر 16/19 دار النصر ربوہ رقبہ 10 مرلے

۳۔ قطعہ نمبر 1/22 دار العلوم غربی ربوہ رقبہ 10 مرلے 69 م ف

۴۔ نقدی۔ بصورت بانڈز مالیتی -/15000 + نقد رقم -/8224 = -/23224

یہ جائیداد میرے نام منتقل کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ زہرہ بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم عنایت الٰہی خان صاحب (پسر)
۳۔ مکرم انعام اشعر صاحب (پسر)
۴۔ مکرم عطاء الٰہی خاں صاحب (پسر)
۵۔ مکرم بشیر الٰہی خان صاحب (پسر)
۶۔ محترمہ جمیلہ پروین صاحبہ (دختر)
۷۔ محترمہ شکیلہ پروین صاحبہ (دختر)
۸۔ محترمہ ناصرہ پروین صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس جائیداد کے انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 5

حکومت کے مخالف ہو گئے جس سے بحران میں مزید شدت آگئی پھر نومبر کے آخری ہفتے میں صورتحال اتنی خراب ہوئی کہ حکومت کے حامیوں نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے ادارے پر دھاوا بول دیا پھر چیف جسٹس سجاد علی شاہ اور ان کے ساتھی ججوں نے حکومت کے خلاف فیصلہ دیا تو حکومت نے کھل کر اعلان جنگ کر دیا اس بحران کے دوران ایک وقت ایسا آیا کہ ملک میں مارشل لاء کی بازگشت سنائی دینے لگی مگر چیف جسٹس کے خلاف بیشتر ججوں نے بغاوت کر دی اور صدر فاروق لغاری حکومت کے راستے سے ہٹ گئے

بقیہ صفحہ 1

سارے ہی سامان جو ہیں وہ اس کے لئے پیدا کر دیئے۔ یہ اصولی طور پر ہر چیز نوع انسانی کی خدمت پر لگی ہوئی ہے اور انفرادی طور پر فرد فرد میں جو فرق ہے ہر فرد نے اپنے اس مقصد کے حصول کے لئے زبان حال سے جس چیز کا بھی مطالبہ کیا کہ اے خدا! تیری طرف بڑھنے کے لئے مجھے یہ چاہئے اس نے اس کائنات میں اس چیز کو پایا جو پہلے سے موجود تھی اور وہ خدا پر یہ گلہ نہیں کر سکتا کہ مجھے بندہ بننے کے لئے تو کہا گیا ہے لیکن بندہ بننے کے سامان پیدا نہیں کئے گئے۔

(از خطبہ 26- اکتوبر 1979ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 9- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملکی دولت لوٹنے والوں کے خلاف ریفرنس دائر کر دیئے ہیں۔ سزا دینا عدالتوں کا کام ہے۔ حکومت قانون سازی کر رہی ہے کہ گیس اور بجلی چوروں کو حکم امتناعی ملے نہ ضمانت دی جاسکے۔

○ وزیراعظم نے ایم کیو ایم کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایم کیو ایم اور تمام حلیف جماعتوں سے تعاون اور اتحاد جاری رہے گا۔ مقتول کارکنوں کے لواحقین کی مالی امداد کے لئے مزید رقم دی جائے گی۔

○ وزارت دفاع اور ذیلی اداروں میں کروڑوں کی مالی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے بے ضابطگیوں کی وجہ ملٹری اکاؤنٹنٹ جنرل کی نااہلی کو قرار دیا۔ اور کہا ہے کہ مسلح افواج کے اداروں میں آئینی حدود سے تجاوز کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے۔ موجودہ حکومت اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے بہت جلد خصوصی اقدامات کرے گی۔ انہوں نے جمیعت علماء اسلام (س) کے سربراہ مولانا سمیع الحق سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ علماء اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے حکومتی کوششوں کا ساتھ دیں۔ صدر مملکت نے کہا کہ مستقبل میں کسی بحران سے نمٹنے کے لئے آئین کی اصلاح ضروری ہے۔ اس کی خامیاں ختم کی جائیں۔

○ بی بی سی نے پاکستان کے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ محمد رفیق تارڑ کے صدر بننے کے بعد اقلیتیں مزید خوف کا شکار ہو گئی ہیں۔ عیسائیوں کو رفیق تارڑ کی اسلام سے وابستگی سے تشویش ہے۔ پاکستان کرسچین نیشنل پارٹی کے صدر جوزف فرانسس نے دیگر عیسائیوں کی طرح ایک بار پھر اس مطالبے پر زور دیا ہے کہ فوجداری قانون میں توہین رسالت کے جرائم سے متعلق دفعات ختم کی جائیں۔ بی بی سی نے کہا کہ رفیق تارڑ عدالتی نظام کو اسلامی شریعت کے قالب میں ڈھلا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں جس سے مذہبی اقلیتوں کو تشویش ہے۔ صدر نے اپنے بنیاد پرست ہونے کی نفی کرنے کے لئے خود کو لبرل کہا تو مذہبی جماعتوں نے مذاق اڑایا۔ رفیق تارڑ کے لئے جوشیلے مسلمانوں کے جذبات کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ جو اقلیتوں کے ضمن میں کسی آئینی اور قانونی ترمیم کی حمایت نہیں کریں گے۔ غالباً صدر مملکت رفیق تارڑ کی کوشش ہوگی کہ دونوں سمتوں سے ہونے والے دباؤ کی وجہ سے ایک متوازن روش کا انتخاب کریں گے۔ مگر کون کہہ سکتا ہے وہ اس روش پر چلنے میں کس حد تک کامیاب ہوتے ہیں۔

○ برطانوی حکومت نے بھٹو خاندان کی تمام جائیداد اور بینک اکاؤنٹس کا ریکارڈ قبضے میں لے لیا ہے۔ اربوں روپے کی مالیت کی جائیداد کے علاوہ لندن میں اکاؤنٹس کی تفصیلات احتساب سیل نے جاری کر دی ہیں۔ آصف زرداری نے سپین سے ملنے والی امداد خورد برد کی جس کی تحقیقات مکمل ہو چکی ہے۔ سینیٹر سیف الرحمان نے بتایا ہے کہ امریکہ اور فرانس میں بھی جائیدادوں کا سراغ لگایا گیا ہے۔ وہاں کی حکومتوں سے بھی رابطہ کیا جائے گا۔ امریکہ میں قید منشیات کے سمگلر مشتاق پرنس نے انکشاف کیا ہے کہ اس نے زرداری کو شوگر ملز لگانے کے لئے 20 ملین ڈالر دیئے تھے۔ سینیٹر سیف الرحمان نے بتایا ہے کہ بھٹو فیملی نے دو ارب ڈالر کمیشن میں ہضم کئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ منجمد کئے جانے والے کھاتوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ سیف الرحمان اور حکومت کے خلاف مقدمہ کرنا چاہتی ہوں۔ آصف زرداری نے اختیارات کا کبھی غلط استعمال نہیں کیا۔

○ پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن اور سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے گلف نیوز سے انٹرویو میں کہا ہے کہ میں نے اپنا آئندہ کردار پارٹی پر واضح کر دیا ہے کہ میں وزیراعظم کبھی نہیں بننا چاہوں گی۔ میں چاہتی ہوں کہ نیلسن منڈیلا کی طرح بن جاؤں۔ انہوں نے کہ میرے ایک وزیر نے روتے ہوئے مجھے کہا بی بی آپ سخت نہیں ہیں اور نواز شریف سمجھتا نہیں۔

○ کوئٹہ میں جنرل سیلز ٹیکس اور شہر میں قتل، ڈکیتی اور چوری کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کے خلاف احتجاج کے طور پر مکمل ہڑتال کی گئی۔ جو غیر معمولی طور پر کامیاب رہی۔ تاجروں نے کہا کہ سیلز ٹیکس ادا نہیں کریں گے۔ کیش میمو اور سیل کا حساب رکھنا مشکل ہے۔

○ سعودی عرب میں ہیروئن کی سمگلنگ کے الزام میں گرفتار ہونے والے 13 بچے اور بچیاں غموں اور آنسوؤں کے طوفان میں واپس وطن پہنچ گئے ہیں۔ لاہور ایئر پورٹ پر عزیز رشتہ داروں سے گلے لگ کر روتے رہے۔ جب سر قلم کرنے کا بتایا گیا تھا تو نیندیں حرام ہو گئی تھیں۔ ہیروئن سمگل نہیں کی۔ ہمارے ساتھ دھوکا کیا ہے۔

○ صدر محمد رفیق تارڑ کو ماہانہ 23 ہزار روپے تنخواہ ملے گی۔ اس کے علاوہ صدر مملکت اور ان کے اہل خانہ لاکھوں روپے کی خصوصی مراعات سے استفادہ کریں گے۔ تاہم ان کی تنخواہ پر ٹیکس عائد ہوگا۔ صدر مملکت کو اپنی رہائش گاہ (لاہور) سے ایوان صدر تک اور واپس اپنے گھر سفری الاؤنس کی سہولت حاصل ہے۔ صدر مملکت کو اس کے علاوہ خصوصی سالانہ اخراجات کی مد میں سے 65 لاکھ 50 ہزار روپیہ ملیں گے۔ ان [...] مملکت کے 10 لاکھ روپے کے صوابدیدی اخراجات شامل ہیں۔

○ گورنمنٹ کالج لاہور کے متعدد طلباء نے شکایت کی ہے کہ کالج انتظامیہ اٹانومی کی آڑ میں کالج کو سیکولر ادارہ بنا رہی ہے۔ اور اپنے نصاب سے ایسے پرچے خارج کر رہی ہے جو اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایم اے پولیٹیکل سائنس کے نصاب سے "مسلم پولیٹیکل تھاٹ کا پرچہ نکال دیا ہے۔ اسی طرح اسلامی معاشیات کا جو لازمی پرچہ تھا اسے آپشنل بنا دیا گیا ہے۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ جمعہ کی چھٹی بحال کرانے کے لئے اگر ہمیں جانوں کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑا تو ہم اس سے بھی گریز نہیں کریں گے۔

○ پنجاب یونیورسٹی نے ایم بی بی ایس کے امتحانات کے شیڈول کا اعلان کر دیا ہے۔ ایم بی بی ایس کے فائنل سالانہ امتحان 17- مارچ 98ء کو ہوں گے۔ جبکہ داخلہ بھیجنے کی آخری تاریخ 3- فروری 98ء ہے ایم بی بی ایس فرسٹ پروفیشنل کا امتحان 29- ستمبر 1998ء کو ہوگا۔ جبکہ داخلہ 18- اگست 1998ء تک جائے گا۔ ایم بی بی ایس سیکنڈ پروفیشنل کا امتحان 15- ستمبر کو ہوگا۔ اور داخلہ بھیجنے کی آخری تاریخ 31- جولائی 1998ء ہوگی۔

○ پاکستان کے سابق چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ اپنے خلاف فیصلے پر اپیل دائر کر رہا ہوں۔ عدلیہ کی آزادی کے لئے مارشل لاء سے بھی ٹکرا گیا تھا۔ جب بہاولپور میں سیشن جج تھا اس وقت مارشل لاء حکام نے مقدمات کی رپورٹ طلب کی۔ میں نے انکار کر دیا۔ گرفتاری کی دھمکی دی گئی مگر وکلاء برادری نے ساتھ دیا۔ میرے خلاف 10 ججوں کا فیصلہ بدنیتی اور تعصب پر مبنی ہے۔ اکثر لوگوں کی بے وفائی سے زک اٹھانا پڑی تو اس کا پچھتاوا نہیں۔ تاریخ فیصلہ کرے گی کہ میرا موقف صحیح تھا۔ اپنے چیف جسٹس کے خلاف فیصلہ دینے والے ججوں نے عدلیہ کے وقار کو ٹھیس پہنچائی۔

○ مارچ میں مردم شماری کے باعث پرائمری۔ مڈل اور میٹرک کے سالانہ امتحان فروری میں ہوں گے۔ حکومت پنجاب نے محکمہ تعلیم کو سرکلر کے ذریعے مردم شماری سے قبل تمام اساتذہ اور عملے کو بھی فارغ کرنے کی ہدایت کی ہے۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر
ابن میاں عبدالسلام صاحب
فون: دوکان 212750
گھر 211749

اپنے بچوں کو اکیسویں 21 صدی کیلئے تیار کیجئے
ربوہ کے مثالی نرسری سکول میں 3 سال کی عمر کے بچوں کا داخلہ جاری ہے
KIDS WISDOM HOUSE
دارالبرکات بالمقابل بیت الاقصیٰ ربوہ
212745

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائت
سرمد جیولرز
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم - رضوان اسلم
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
فون رہائش 7582408

پلاٹ برائے فوری فروخت
رقبہ 15 مرلہ بمعہ ایک پختہ کمرہ و پختہ چاردیواری۔ قیمت انتہائی مناسب
واقع حلقہ عزیز محلہ نصیر آباد۔ ربوہ
رابطہ: محمد اسلم
آفس 212039
گھر 211610

FALLING HAIR CURE - FALLING HAIR OIL
Rs. 65/-
بال گرنا
بالوں کا گرنا، گنجاپن، بال باریک ہونا کیلئے مفید و موثر کورس
کیور ہومیو میڈیسن
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
Phone: 771/213156 - FAX 212299

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
۲۰ گرام /۴۰ روپے، ۶۰ گرام /۱۲۰ روپے، ۱۰۰ گرام /۲۰۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
/۳۰۰ روپے
زود جام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534